غصب کے احکام کا بیان

سوال

کسی دوسرے کی ملکیت والی چیز کو غصب کرنے کا حکم کیا ہے ؟

جواب کا متن

الحمد للہ.

الحمد للہ

غصب کی لغوی تعریف :

کسی چیز کو ظلم وزیادتی سے لینا ۔

فقہاء کی اصطلاح میں غصب کی تعریف :

کسی کے حق پر زبردستی اور ناحق قبضہ کرنے کو غصب کہا جاتا ہے ۔

غصب کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے ۔

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿ اور تم آپس میں اپنے مالوں کو باطل طریقوں سے نہ کھاؤ ﴾ ۔

اور غصب باطل طریقے سے مال کھانے سے بھی بڑا ظلم ہے ۔

اور پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے :

(یقینا تمہارے خون اور تمہارے مال ودولت اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں) ۔

اور دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی مسلمان کا مال اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر حلال نہیں)

اور غصب کی گئی چیز یا تو جائداد ہوگی یا پھر منتقل ہونے والی چیز اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس کسی نے بھی ایک بالشت زمین ظلم زیادتی سے حاصل کی اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا) ۔

غاصب پر ضروری اور لازم ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور غصب کی ہوئی چیز کو اس کے مالک کو واپس لوٹائے اور اس سے معافی ودرگزر طلب کرے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی کی طرف راہنمائی کی ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے بھی اپنے کسی بھائی پر ظلم وزیادتی کی ہے اسے آج ہی اس کا کفارہ ادا کردے قبل اس کے کہ اس کے پاس درھم ودینا نہ ہوں (یعنی قیامت کے دن) اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تو وہ مظلوم کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ لے کے اس کے پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا) او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اگر غصب کردہ چیز اس کے پاس موجود ہے تو وہ اسی طرح اس کو مالک تک پہنچا دے اور اگر ضائع ہو چکی ہے تو اس کا بدلہ دینا چاہیے ۔

امام موفق رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر غصب شدہ چیز اپنی حالت میں موجود ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو اس کا واپس کرنا واجب ہے) انتھی ۔

اور اسی طرح غصب شدہ چیز کی زیادتی بھی واپس کرنی لازم ہے چاہے وہ زیادہ شدہ اس کے ساتھ متصل ہو یا منفصل ، اس لیے کہ وہ غصب شدہ چیز کی پیداوار ہے اور وہ بھی اصلی مالک کی ہوگی ۔

اوراگر غاصب نے غصب کردہ زمین میں کوئی عمارت تعمیر کرلی یا پھر اس میں کوئی چیز کاشت کرلی تو مالک کے مطالبہ پر اس اکھیڑنا ضروری ہے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ظالم کے پیسنے کا کوئی حق نہیں) سنن ترمذي وغیرہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

اوراگر اس چیز کے منہدم کرنے یا اکھیڑنے سے زمین کو نقصان ہو توغاصب پر اس نقصان کا بھی جرمانہ ہوگا اوراسی طرح اسے کاشت کے آثار بھی ختم کرنے لازم ہیں تاکہ زمین کے مالک کو زمین صحیح سالم واپس ہوسکے ۔

اوراسی طرح غاصب کے ذمہ غصب کے وقت سے لیکر مالک کوواپس کرنے تک کا کرایہ بھی ادا کرنا ہوگا یعنی اس کرائے کی مثل ادا کرے گا ، اس لیے کہ اس نے زمین کے مالک کو اس مدت میں نفع حاصل کرنے سے ناحق روک رکھا تھا ۔

اوراگر کسی نے چیز غصب کرکے روکے رکھی تو اس کی قیمت میں کمی واقع ہوگئی توصحیح یہ ہے کہ وہ اس نقص کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراگر غصب کردہ چیز کسی ایسی چیز میں مل گئی جس میں تمییز کرنا ممکن ہو مثلاً گندم جو میں مل جائے ، توغاصب اسے علیحدہ کرکے واپس کرنے گا ۔

اوراگر ایسی چیز میں مل جائے جس کی تمیز کرنی مشکل ہو مثلاً گندم گندم میں ہی مل جائے توغاصب اسی طرح کی گندم اوراتنی غیر ملاوٹ شدہ واپس کرے گا ۔

اوراگر وہ اسی طرح کی چیز میں یا پھر اس سے بھی بہتر اوراچھی قسم میں یا پھر کسی اور جنس میں مل جائے جس کی تمیز کرنا مشکل ہو تو اس ملی ہوئی کو فروخت کرکے دونوں کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کردی جائے گی ۔

اوراگر اس صورت میں جس کی چیز غصب کی گئی ہو اسے قیمت کم ملے توغاصب باقی نقصان کا ذمہ دار ہوگا ۔

اوراس باب میں یہ قول بھی ذکر کیا ہے :

اورغاصب کے ہاتھوں سے جس جس کے پاس بھی غصب کی ہوئی چیز جائے گی وہ سب ضامن ہوں گے ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جن کی طرف بھی غصب شدہ چیز منتقل ہوگی اگر وہ ضائع ہوجائے تو وہ سب اس کا نقصان پورا کریں گے ۔

اور یہ سب دس قسم کے ہاتھ شمار ہوتے ہیں :

خریدار اور جو اس کے معنی میں ہو، اجرت پر حاصل کرنے والے کے ہاتھ ، بغیر عوض کے قبضہ کرنے والے کا ہاتھ مثلا چھین لینے والا ، مصلحت دافعہ کی بنا پر قبضہ کرنے والا جیسا کہ وکیل ہے ، عاریتا لینے والا ، غصب کرنے والا ، مال میں تصرف کرنے والا ، مثلا مضاربت پر شراکت کرنے والا ، غصب شدہ عورت کی شادی کرنے والا ، بغیر فروخت کے عوض میں قبضہ کرنے والے کے ہاتھ ، غاصب کی نیابت کرتے ہوئے غصب شدہ چیز کو ضائع کرنے والا ۔

تو ان سب صورتوں میں جب دوسرے کو حقیقت حال کا علم ہوجائے کہ اسے دی جانے والی چیز غصب شدہ ہے تو اس پر اس چیز میں زیادتی کی بنا پر ضمان ہوگی اس لیے کہ اسے علم تھا کہ مالک کی جانب سے اس میں تصرف کی اجازت نہیں ہے ۔

اور اگر اسے حقیقت حال کا علم نہیں تو پھر پہلے غاصب پر ہی ضمانت ہوگی اور نقصان وہی ادا کرے گا ۔

اور اگر کوئی ایسی چیز غصب کرلی جائے جو عادتا کرایہ پر لی جاتی ہے تو غاصب مالک کو اتنی مدت کا کرایہ بھی لازمی ادا کرے گا اس لیے کہ نفع بھی ایک قیمتی مال ہے لھذا اصلی چیز کی طرح منافع کی بھی ضمان ہوگی ۔

غاصب کے جتنے بھی حکمی تصرفات ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں اس لیے کہ وہ سب مالک کی اجازت کے بغیر ہیں ۔

اور اگر کوئی چیز غصب کرلی اور اس کے مالک کا علم نہ رہا اور اسے واپس کرنا بھی ممکن نہ ہوسکے تو وہ حاکم کے سپرد کردی جائے جو اسے صحیح جگہ پر استعمال کرے گا اور یا پھر اس کے مالک کی جانب سے صدقہ کردی جائے اور اگر اسے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجرو ثواب مالک کو ہوگا نہ کہ غاصب کو اور غاصب اس سے خلاصی حاصل کرلے گا ۔

غصب یہی نہیں کہ کسی چیز پر طاقت کے بل بوتے قبضہ کرلیا جائے بلکہ یہ بھی غصب میں ہی شامل ہے کہ کسی باطل طریقے اور جھوٹی اور فاجرہ قسم کے ذریعہ سے کسی چیز پر قبضہ کرلیا جائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿ اورایک دوسرے کا مال ناحق وباطل طریقے سے نہ کھایا کرو، اور نہ ہی حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم وستم سے اپنا کرلیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو ﴾ البقرۃ(188)۔

لھذا یہ معاملہ بہت ہی سخت ہے اور حساب وکتاب بھی بہت مشکل ہے تو فکر کریں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی ایک بالشت زمین غصب کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا)۔

اورایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میں نے جس کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کردیا تو اسے وہ نہیں لینا چاہیے، بلکہ میں تو اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں)۔.